مکتوبات شریف

فقیہ العصر حضرت قاضی احمد دمانی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

مُرتبہ : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ادارہ معارفِ مجدد الف ثانی کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء

مکتوبات شریف

فقیہ العصر حضرت قاضی احمد دماتی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ

●

مُرتبہ : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ناشر: ادارہ معارف مجدد الف ثانی کراچی
دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر، کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان) فون نمبر ۴۰۹۶۹۰
اسلامی جمہوریۂ پاکستان

Scanned by CamScanner

فقیہہ العصر حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ تقریباً ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء میں موضع ٹلٹی (ضلع دادو، سندھ) میں پیدا ہوئے، اسم گرامی احمد تھا، والد ماجد کا اسم شریف محمد صدیق تھا جیسا کہ خود اپنی تصنیف شوق نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اما بعد می گوید بندۂ جاں پراگندہ مفتقرالی رحمتہ ربہ الغفار احمد بن

محمد صدیق السندی [1]

ابتدائی تعلیم موضع لکّی (ضلع دادو، سندھ) کی مشہور درسگاہ میں فاضل اساتذہ سے حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں عالم جلیل مخدوم عبدالواحد سیوستانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت قاضی احمد اسی درسگاہ میں مدرس ہو گئے اور ایک عرصہ طالبان علم کو فیضیاب فرمایا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا [2]۔

موضع لکّی میں قیام کے بعد حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ دِرِم (سندھ) تشریف لے آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ترک سکونت کر کے موضع کنڈی بھن (سندھ) کے قریب قصبہ مِیل (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اس قصبے کو آپ نے خود آباد کیا، اسی لئے بعد میں اس کا نام قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) ہوگیا۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے ترک سکونت کا ذکر اپنے مکتوبات شریف میں اس طرح کیا ہے:۔

کوتف رو تداد ایں جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیرا نڑ۔ وڈیرہ عزت خاں انڑ ہمہ مردم انڑ کوچیدہ رفتہ در مکان میل (موضوع کنڈی بھن) خانہائے خود راست کردہ نشستہ اند و عزم ایں دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں انتقال نمودہ در موضع مذکور سکونت نماید [۳]

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

فردا روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کوچیدہ خواہد شد، لاجرم در اوقات مرجو الاجابت در درگاہ ایزد متعال مسئلت نمائید کہ حق تعالیٰ آں موضع، میل مسکن مبارک گرداند۔ [۴]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی [۵] اپنے شیخ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ [۶] کے حوالے سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ کامل حضرت محمد علی و ستار علیہ الرحمہ سے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قدوۃ الاولیاء و الصدیقین، حجتہ الاتقیاء و المحبوبین حضرت حاجی احمد قدس سرہ یک بار احرام زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما بستہ بودند، در اثناء راہ مقصد زیارت زبدۃ مشائخ

کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ از اعاظم شیوخ
قادریہ بودند، کردند، وحال آں بود کہ شیخ موصوف از چند سال از
زاویہ خود بیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،
ایشاں را دریافت کردہ باستقبال شتافتند و باعزاز و اکرام در منزل
خود بردہ توجہات برگماشتہ ⁷

اللہ اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشہ نشین تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی باطنی نورانیت اور کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے چناں چہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے۔

سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد کہ جن کو ان کے
علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔ ⁸

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے، ⁹ اس لئے ان کو "قاضی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لواری شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گر بخشانی حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمناً اس طرح حوالہ دیتے ہیں:۔

اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد (علیہما الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے ہوتے بھی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی مکتب میں داخل ہوا ہو [10]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔ آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہما الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین طیبین اور حج بیت اللہ شریف سے سرفراز ہوئے۔۔۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے دیباچے میں فرماتے ہیں:۔

در اثناء راہ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کہ از کثرت الجذبات محبت و فرط اشواق و از واق ایں سفر کہ پائے پیادہ اختیار نمودہ [11]

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔ [12]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) [۱۳] سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چناں چہ مولانائے موصوف کے نام ایک مکتوب مس آپ تحریر فرماتے ہیں:-

فقیر از سرتا پائے مرہونہ منت شما است۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد محبوب تر باید داشت، پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول مابودید:-

اگر ہر موئے من گردد زبانے

زتو رانم بہر یک داستانے [۱۴]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھجوایا اور تحریر فرمایا:-

و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت و صفوت مرتبت، حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالیٰ شمارا

خواہد فہمانید[15]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، اپنے مرشد طریقت حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ مثلاً ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:-

باز بشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ[16]

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:-

بعد سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ بعد مضی ماہ رمضان مبارک عزم زیارت مرشد السالکین، قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کردہ بزیارت مزار مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔[17]

خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ چناں چہ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ نے حضرت محمد علی دستار کی خدمت میں حضرت قاضی احمد کی حاضری اور شرف خلافت و اجازت سے نوازے جانے کا اس طرح ذکر کیا ہے:-

زبدۂ مشائخ کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ۔۔۔ با عزاز و اکرام در منزل خود بردہ توجہات برگماشتہ چناں کہ

در آں وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشاں در دیوار وسقف مرتقی می
شد اماازکمال سعت مشربی حضرت حاجی احمد آں ہمہ القابمنزلہ
قطرہ نسبت بمحیط می نمود تاکہ دادند آں چہ دادند و بارشاد ایں
طریقہ (قادریہ) نواختند۔ [18]

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ جس خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہیئے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے خاندان میں اجازت ہو۔ چناں چہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وباوجود ایں ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد ایں طریقہ
(قادریہ) مجاز شدہ بود گا ہے بترویج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی
کشود۔ [19]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلا۔۔۔ بلوچ خاں نے فردوس العارفین میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کئے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں:۔

۱۔ شیخ عبدالرحیم گرہوڑی علیہ الرحمہ

۲۔ خواجہ حاجی ابو طالب اکھامانی علیہ الرحمہ

۳۔ حاجی صالح سکرنڈی الکہراتی علیہ الرحمہ

۴۔ خواجہ سیف اللہ حاجی ہدایت اللہ علیہ الرحمہ

۵۔ شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ

۶۔ خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ

۷۔ شیخ الیاس علیہ الرحمہ

۸۔ شیخ محمد عیسیٰ علیہ الرحمہ

۹۔ شیخ محمود مست علیہ الرحمہ

۱۰۔ حافظ سچیدنہ علیہ الرحمہ۔[۲۰]

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوتی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکور ہی میں زیارت حرمین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا [۲۱]۔۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ [۲۲]

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نہایت ہی عظیم المرتبت خلفیہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلۂ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ [۲۳]

۱۷۔ حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالسرور محمد مسرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نوابشاہ، سندھ) میں آپ کا وصال ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے:۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم

بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم

چو در علم طریقت پیشوا بود

شدہ تاریخ وصلش "پیر اعظم" ۳۱

۱۲۲۳ھ

دوسرے مادہ ہائے تاریخ یہ ہیں:۔

ع شاہ شمس جہاں بود سایہ فردوس

ع لقد جائت رسل ربنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکین البلدہ مکتوبات شریف اور شوق نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تولد ہوئی تھیں۔ دوسرے عزیز و اقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہر کیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد جیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

شادی برخوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقرائے آں جاں را کہ وابستگان ایں دعاگو است ہمراہ آرند۔ [۳۲]

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

ایں فقیر قلیل البضاعتہ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایشاں جیو (قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔ [۳۳]

ایک مکتوب گرامی سے صاحب زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے:-

جانِ من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است [۲۴]

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں:-

(۱) میاں عبدالستار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالحکیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سر دست مکتوبات شریف اور شوق نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلّم و مدرس بھی۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجادہ نشیں حضرت پیر فیض محمد صاحب مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خانقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوتے تو حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساھیوال) لے گئے جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کرالی

تھی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارت روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض مقامات پر اغلاط محسوس ہوتی ہیں لیکن چوں کہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جا سکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو نظم و نثر میں ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دوران حج جذبات شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے نہایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی اضافہ ہے وہاں "اقول" لکھ کر متن سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنین کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب الیہم کئی حضرات ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۱، ۲)

(۲) پیر محمد جیو[۳۵] (مکتوب نمبر ۱، ۲، ۶، ۳۶ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انھیں کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱۷)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں مٹھل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علماء، وصوفیہ اور شرفاء و رؤساء کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایشاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کر گیچ (۴) شیخ عبدالرحیم مگریہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیر انڑ (۷) وڈیرہ عزت خاں انڑ (۸) ملا محمد احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں مٹھل (۱۲) شہاب الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف (۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابو الحسن (۲۴) میاں

۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۶

۴۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰

حضرت امام علی شاہ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) جلیل القدر عالم و عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع ہے۔ مسعود

۶۔ حضرت شاہ حسین (۱۱۸۰ھ / ۱۷۶۶ء تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمدؒ کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسعود

۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱

۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷

۹۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۰

۱۰۔ ڈاکٹر گر بخشانی: اولیاء لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم جان محمد تالپور)، شائع کردہ لواری شریف، ۱۹۷۵ء

۱۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح

۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء مکتوب نمبر ۱، ص ۵

۱۳۔ تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں:۔

(ا) نظر علی: مرغوب الاحباب (قلمی) مولفہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء

(ب) بلوچ خاں: فردوس العارفین (قلمی) مولفہ ۱۲۰۱ھ مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ج) عبدالرحیم گرہوڑی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(د) محمد بلال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ہ) محمد سعید: صقال الضمائر و المسامرۃ للسرآئر، (مولفہ ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء

(و) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء

۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی)، مکتوب نمبر ۱

۱۵۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱

۱۶۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۶

۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۲۴

۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۶،۵

اسمعیل

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو اسرار و معارف کا خزینہ اور علم و حکمت کا گنجینہ ہیں۔

نوٹ:۔ یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ء میں قلم بند کیا گیا تھا، عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جا رہا ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۸/ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

۱۸/ جنوری ۱۹۹۷ء

(کراچی۔ سندھ)

حواشی و حوالہ جات

۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء، قلمی

۲۔ مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے موئید ہیں۔ (بحوالہ مکتوب مفتی محمد مکرم احمد از دہلی محرر، ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)

نوٹ:۔ حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۲ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال، شاگرد کے ۴۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد تھے۔ مسعود

۱۹۔ ایضاً، ص ۶

۲۰۔ بلوچ خاں : فردوس العارفین (قلمی) مولفہ رمضان المبارک ۱۲۰۱ھ، مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ

۲۱۔ قائم الدین قانون گو نے ذکر مبارک (مطبوعہ امر تسر ۱۹۴۰ء) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے مفصل حالات آگئے ہیں۔۔۔۔ پروفیسر معراج الدین قریشی نے بعنوان " خاندان ذیشان " ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو ماہنامہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء) میں شائع ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں حضرت کے مجمل حالات آگئے ہیں۔ مسعود

۲۲۔ ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت قاضی احمد، مکتوب نمبر ۱

۲۳۔ (ا) قائم الدین : ذکر مبارک، مطبوعہ امر تسر ۱۹۴۰ء

(ب) معراج الدین : خاندان ذیشان، مطبوعہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، جھنگ)، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء

۲۴۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) محمد ابراہیم : خزینہ معرفت، مطبوعہ ۱۹۳۱ء

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۳۔۱۴۵

۲۵۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) صادق علی شاہ : تفسیر صادقی (قلمی) مکتوبہ ۱۳۴۹ھ

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی : حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۵

۲۶۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد مسعود احمد : مقدمہ فتاویٰ مسعودی (زیر طبع)

(ج) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۸۳

۲۷۔ محمد امین شرقپوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۸۔ محمد امین شرقپوری : اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۹۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء

(ب) محمد مسعود احمد : حیات مظہری، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۴ء

(ج) آفتاب احمد قریشی : تحریک پاکستان کے کارکن، (زیر طبع)

(د) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۹۱

۳۰۔ (ا) محمد مسعود احمد : تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد محمود مفتی: مصباح السالکین فی احوال رکن الملتہ والدین، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء

۳۱۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۷

نوٹ:۔ درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین پیر فیض محمد صاحب نے ایک ملاقات میں سنہ وفات ۱۲۲۵ھ بیان فرمایا۔ واللہ اعلم۔ مسعود

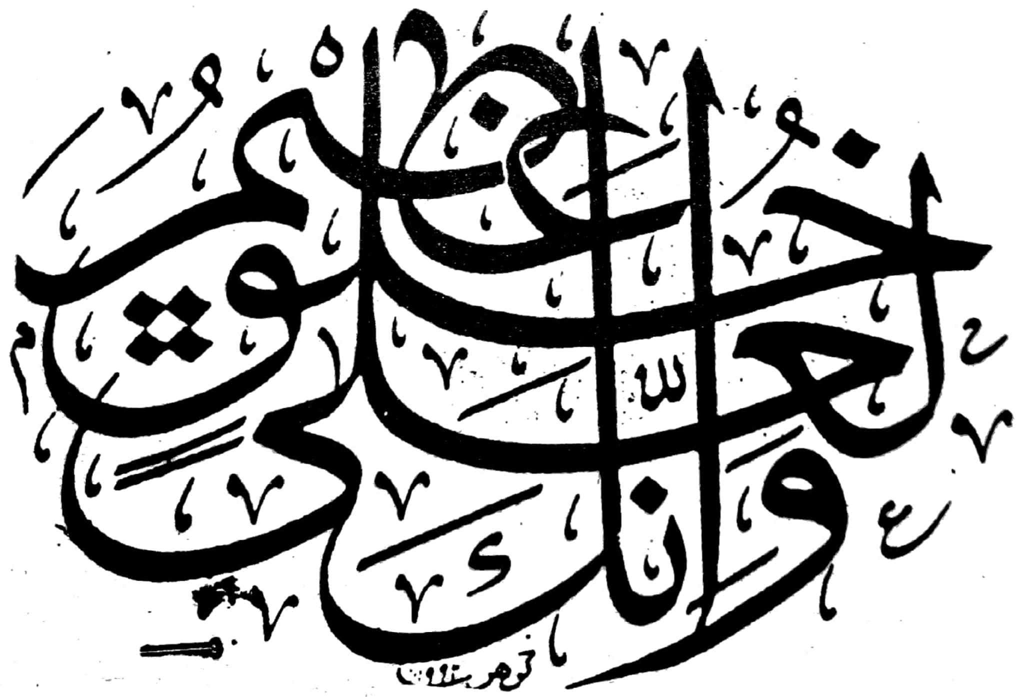
۳۲۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۲۲

۳۳۔ قاضی احمد: شوق نامہ، (قلمی)

۳۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۳۲

نوٹ:۔ خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں (۱) حضرت شاہ حسین (۲) سید میاں نور شاہ کنڈائی (۳) مخدوم میاں عبدالوالی (۴) میاں عبدالکریم ریگارہ رحمھم اللہ (اولیائے نقشبند، ص ۱۳۶)

۳۵۔ پیر محمد جیو، حضرت قاضی احمد یا ان کے مرشد حضرت محمد زماں شاہ کے خلیفہ معلوم ہوتے ہیں، ایک مکتوب میں ان کو "زبدۃ الخلفاء" تحریر فرمایا ہے۔ مسعود



مکتوب ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ ذی طول والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمدن المصطفےٰ وآلہ واصحابہ الکرام ذو الفضل العظیم علی التخصیص والتعمیم فضائل وکمالات دستگاہ، حقائق ومعارف آگاہ، دقائق مرتبت وکوائف منزلت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفروع والاصول، زبدۃ العارفین، قدوۃ الواصلین اعنی مولوی محمد امین ہموارہ از تلوینات و تعلقات شتّی ماسوی نجاۃ یافتہ بکلّیت خود متوجہ احدیت صرف باشند۔ بعداز تبلیغ مراسم مسنونہ شوقیہ و تقدیم رواحل دعوات اجابت مقرونہ کہ خلاصہ تحفہ فقرائے دعاگویان باللہ است مشہود رائے فیض پیدائے می گرداند۔ مکرمت نامہ تلطف آموز کہ از ہر لفظش رائحہ امید بمشاملتی جاں فائز گردانیدہ مرحمت فرمودہ در زمان اسعد آوان امجد کالوحی من السمآء۔ از تتق غیب بر منصتہ ظہور جلوہ گر کردہ باعث خورمی و خورسندی گردیدہ، مضمون آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ ابواب فرحت و نشاط، اسباب بہجت وانبساط کشادہ و آمادہ ساخت، حق سبحانہ و تعالی آں کان علم و حلم را بایں چنیں توجہات یا دآوری ہا مافقرائے دیر گاہ سلامت دارد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الامجاد۔

الحمدللہ والمنتہ کہ خواص از یادگیری عوام فارغ نیستند و بہتراز پرورش کہتراں خودرا معاف نمی دارند، استفسار از حقیقت نہایت کار اکابر ایں طریقتہ علیہ نقشبندیہ

قد سنا اللہ تعالی بفیوضات اسرار ہم و متعنا اللہ تعالی بفیوضاتھم و کمالاتھم بصدقہ حبیبہ الف الف صلوۃ والتسلیمات

نوشتہ بودند مخدوما، مکرما فقرائے نامراداں راچہ یارا کہ بامثال ایں چنئیں سخنان در ناسفتہ لب کشایم و میانجی راچہ قدرت کہ در رکاب شاہاں، پا زند و پروانہ راچہ مجال کہ با شمع براق دم زند وما مھجوراں راجز عجز و قصور معرفت و حرمان و خرابی احوال خود چہ نصیب و نسبت اکابر مشائخ ایں طریقہ علیہ بس بلند و اعلی است۔ از گنجائش تحریر و تقریر برون، ملک مرکب عقل و فکر و مرغ وہم و خیال و توہم ایں جالنگ وواله و حیران محض بجز حق سبحانہ و تعالی براو مطلع نہ درویشاں قدس سرہم خود بخود از روئے آداب در نھایت خود عاجزاند، پس دیگر راچہ رسد کہ بآں راز افشا نماید؟ چراکہ نسبت ایں اکابر رضوان اللہ علیہم بیچون و بیچگونہ است، حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نوشتہ ست کہ "نسبت ایں طریقہ علیہ در رنگ منتسب الیہ بیچون و بیچگونہ است" انتھی۔۔۔ پس چوں از بیچگونہ چہ گوید؟ و ممکن از واجب تعالی و تقدس چہ نویسد لیکن بحسب اجابت ایشاں چوں فقیر از سر تا پائے مرھونہ منت شما است چراکہ بعضے زماں حضرت قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین الذی لعجز عن وصفہ اللسان ھادی طریق اندراج النھایۃ فی البدایۃ حضرت صاحبان مارا در وقت بعضے امراض معالجہ دوائی می ساختند و ایشان قدس سرہم ازاں مرض بفضل و عنایت خداوندی جل شانہ شفائے

کامل می یافتند۔ وراء ماضعفاء ناقصان حزاران ببرکت صحبت و توجھات بے غایات ایشاں از آلہ باطلہ آفاقی و انفسی نجاۃ می یافتند و نفس خبیث ماکہ بخبث و انانیت موصوف است و دراین از ابلیس گزشتہ بود مزکی و مطہر می شد فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد، محبوب تر باید داشت پس گویا شما ہم یک وسیلۂ وصول ما بودند:-

اگر ہر موئے من گردد زبانی
زتو رانم بہریک داستانے

ناچار از امتثال امر شما چارہ نبود لھذا بتمام شرمندگی و انفعال بہ چند کلمات کہ در حوصلہ آمد جرات نمودہ باید کہ بگوش ہوش استماع آں نماید و ہرگز سر سر می ندانند واللہ تعالی ھو الموفق و المعین وھو یحق الحق و یھدی السبیل و یزھق الباطل و الیہ سبیل الرشاد۔

مخدوما! نوشتہ بودند کہ "چند علامت بر نھایتہ" انتھی۔ نسبت ایں طریقہ علیہ می نویسند ہر چند بر سہو و خطا رفتہ باشند، اصلاح فرمایند۔ و نوشتہ بودند کہ فی المکاتیب المجددیہ قدس سرہ "علامت شناختی متوسط و منتھی آنست کہ سالک را غیر از حق سبحانہ و تعالی ھیچ بستگی نماندہ باشد" و فی المکاتیب المعصومیہ قدس سرہ "سالک تا در بند ارادت خود است، مرید خود است، و چوں از ارادات و مرادات خود وارہد و بارادات او تعالی قائم شود مقام شیخی را شاید انتھی۔ جان من! برائے ہر شے شیوۂ دید علاحدہ است

و تجلی مقام خاص و آنچہ ازیں عبارات اول نوشتہ اند منشاء آن تجلی فعلی ست،
علامت آں فناء قلب است فقط لاغیر و صورت ولایت ست حقیقت ولایت ھنوز
کارے دیگر ست کہ مربوط بفناء واطمینان نفس امارہ است۔ فناء نفس کما ینبغی بتمامیت
ولایت کبری است کہ ولایت انبیاء است علیھم الصلوۃ والتسلیمات۔ در ولایت صغری
ہرچند باطمینان می آید رسید لیکن بکلیت خود از طغیان و سرکشی باز نمی آید چناں چہ
اصحاب ایں ولایت فرمودہ ہرچند کہ مطمئن گردد و منشاء عبارت ثانی مقام رضااست و
آنچہ نوشتہ شدہ است کہ مقام شیخی را شاید تفصیل آن آنست کہ اگر مرشد مکمل حق
مرید خود را استعداد یک دو درجہ دید اجازہ تعلیم طریقت فرماید جائزست بلکہ درحق مرید
مذکور احسن است کہ در تربیت طالبان بگرمئ توجہ و حلقہ ترقی نمودہ بنقطہ نھایت رسد
لیکن باید کہ خیال کمال خود نہ کند و نقص خود را نصیب عین دارد تا در کارخانہ او خلل
نافتد من وجہ کامل است وازوجہ حالت خود ناقص است، فی الحقیقت کامل است، شیخی
بسیار نازک تراست و پُر خطر وامر عظیم، طالب حق را باید کہ ازیں امر جلیل پر خطر مانند
از کما گریزاں باشند مگر از امتثال مُرشد مکمل ویا پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم ویا خدائے ما
تبارک و تعالی چارہ نبود و بغیر اجازت یکے از ینہا دریں امر خطیر قدم نھادن خیانت و
ممنوع است قال اللہ تعالی لا تخرج الخلق من الظلمات الی النور الا باذن اللہ
ربہ و ایں جا خواب و خیال معتبر نیست، کشف صحیح و الھام صریح درکار است و

طالبان و صادقان حق و واصلان مرتبہ نہایتہ محض برائے امتثال امر و خوف ضیاع حقوق خلق و عتاب حق تعالی ایں امر جلیل اختیار می کنند، روزے حضرت صاحبان ما قدس سرہ می فرمودند کہ بارہا می خواہم کہ از ہمہ این و آن دست افشاں شدہ محض بخلوت خانہ خاص چند روز عمر بگزرانیم لیکن از خوف عتاب ایزدی جل سلطانہ کہ مبادا از اضیاع حقوق خلق وارد شود ایں امور اختیار نمودہ روز و شب درمیان جماعت و مسجد می نشینیم انتہی۔

نوشتہ بودند کہ صاحب رشحات شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ فرمودند کہ "جہدے کن کہ ترا ہیچ بانستے غیر حق سبحانہ و تعالی نماند چوں چنیں شدی کار تو تمام شد" انتہی فی شرح مشکوۃ شریف للشیخ علی قاری رحمتہ اللہ تعالی علیہ اذا یتیقن العبد ان الامر کلہ للہ تعالی ولا نفع ولا ضرر الا من اللہ ولا عطاء ولا منع الا من اللہ تعالی و صبر علی بلائہ و شکر علی نعمائہ فصار من عمدۃ الاولیاء وز بدۃ الاتقیا انتہی۔۔۔ دیگر عبارت رسالہ حبل المتین للشیخ عبدالوہاب ہم بدیں مضمون نوشتہ بودند و باز عبارات رشحات نوشتہ بودند، یکے آں کہ اگر بیان آنکس کہ لقمہ حلوا در دھن تو نہد و در آں کس سیلی بر قفائے تو زند فرق کنی علامت تست انتہی۔۔۔ رشحتہ ہر طالبے را کہ از خواری دشنام مردم خوش بر نیاید ہرگز بوے از مردانہ بخشیدہ و معانی بمشام جان او نرسیدہ۔ الخ۔۔۔ و علی ھذا القیاس عبارات را جمع نمودہ نوشتہ بودند۔ مہربان من! ایں

ہمہ بشروط ایں راہ اند چناں چہ نسیان ماسوی و کسر نفس وغیرہ لیکن مرتبہ نھایت ایں
اکابر بس بلند و عالی است۔ از عبارات شیخ ابو طالب مکی و شیخ علی قاری ورشحات چہ دریا
بند۔ مسئلہ فقہیہ نیست کہ از ھدایہ و بزودی اخذ بکند، مسئلہ کشفی و ذوقی است کہ
صدور بصدور می رسد و ھیچ یکے از ایشاں قدس سرھم در انتہاتے قلب سخن نفرمودہ اند،
منشاء آں جز تجلی فعلی نہ در وقت شیخ ابو طالب وغیرہ ما تقدم ولایت ظلی شیوع پیدا
کردہ بود۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات خود نوشتہ اند" در
وقت پیغمبر ما رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم واصحاب بنور آنسرور کائنات ولایت
اصلی شائع بودہ و بعدازاں در وقت تابعین و تبع تابعین قلت و ندرت پیدا کردہ
بعدازایشاں ولایت اصلی رو باستتار آوردہ وولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بعداز ہزار سال
و چند روز باز بفضل و کرم او سبحانہ و تعالی آں ولایت ظلی او باستتار آوردہ انشاء اللہ
تعالی بعداز ہزار ولایت اصلی شائع و ذائع خواہد گردید، و اولیاء کرام مشائخ آں زماں
قائم مقام حضرت خاتم الرسل اند کہ بنور ہدایت ایشاں عالم منور باشد، و باز نوشتہ اند
کہ ہرچند اقل باشند لیکن اکمل باشند انتھی۔۔۔۔ لھذا شیخ از حقیقت ولایت سخن نزدہ و
شیخ علی قاری از علماء فحول بود و زبدۃ محققاں بودہ واز جملہ سالکان ایں را بودہ لیکن از
نھایات ایں قدسنا اللہ تعالی سرہم العزیز چہ خبردار و چہ فھمد بلک بسا است اگر می شنید
انکار می نمود۔ و عبارت شیخ عبدالوہاب خوب واز بلند ہمتی است لیکن منشاء آں سکر

است و سکر سراسر نقص است، سکر علامت عدم طے مراتب وصول عروج ست و سکر از ظلیت خبر می دهد، سکر یت که سبب آں جمیع صفات بشریش مستور ساختنه و کمال گزشته از مرتبه سکر و رسیدن بصحو است النهایه هی الرجوع الی البدایه یعنی بطے مراتب وصول و سکر و تلوینات باز رجوع بیدایت که مقام قلب و عالم خلق و صفات بشریت است، نمودن حضرت ایشاں جیو قدس سره نقطه آخر را عبارت از عالم خلق فرموده اند و شرح رباعیات حضرت خواجه باقی باللہ نوشته اند که قریب بزرگواران عبارت صفات بشریت ایشان است .بهر چه سائر مردم محتاج اند اینها نیز محتاج اند ولایت ایشاں را از بشریت بر نمی آرد و غضب ایشاں نیز ور رنگ غضب سائر مردم است۔ هر گاه سید الانبیاء علیه افضل الصلوة و اکمل التحیات فرماید اغضب کما یغضب البشر با ولیاء چه رسد، هم چنیں ایں بزرگواراں در اکل و شرب و معاشرت باہل و عیال موانست بایشاں باسائر الناس شریک اند، تعلقات شتی که از لوازم بشریت است از خاص و عام زائل نمی گردد و حضرت حق سبحانه و تعالی در شان انبیاء علیهم السلام می فرماید و ما جعلنا هم جسد الا یاکلون الطعام و کفار ظاهر بین می گفتند ما لهذ الرسول یا کل الطعام و یمشی فی الاسواق پس هر که نظر او بر صفات بشریت ایشاں منصور گشت و فرق آں نه نموده از دولت کمالات ایشاں محروم شد و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد و این بزرگواران بعد از فنا و بقا نسبت و فکر

ظہور نوید او سبحانہ کریمہ افمن کان میتنا فاحییناہ و جعلنالہ نوراً رمز یست از یں مقام از سکر، الخ انتھی۔

نوشتہ بودند وفی المکاتیب المجددیتہ قدس سرہ جلال رابیش از جمال انگارند و آلام را زیادہ از انعام تصور فرمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مشوب بمراد خود است و در جلال و آلام خاص مراد محبوب است و خلاف مراد خود است و چناں کہ در انعام محبوب لذت می گیرد از ایلام نیز تلذذ می گیرد بلک در ایلام اولذت بیشتری یابد کہ از شائبہ حظ نفس و مراد او مبرا است انتھی آگاہ باد کہ ایں عبارت از بلند ہمتی و علو شان و اصالت خبری دہد و منشاء آں ھم از اصالت است و نھایت مراتب وصول است، حضرت ایشاں جیو در جائے دیگر در مکاتیب قدسی آیات خود نوشتہ اند کہ مقام رضا ہر چند از مرضی و سرور خبری دہد لیکن معاملہ اللہ از کاری دیگر است و در رضا جانبین برابر اند۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

انتھی، لیکن تاھم منشاء آں سکر است و واصلان نھایتہ النھایتہ البتہ از سکر بصحوی گرایند حضرت ایشاں جیو دیگر جائے می نویسند کہ در وسط حال و مقام سکر جانب ایلام واز انعام محبوب می داشتم بلکہ خواہان بلا و مصیبت بودیم۔ دعاء استعاذہ برائے امتثال امر ادعونی میخواندم نہ از خوف مصیبت و بلائے دانستم کہ انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام

دعا و استعاذہ از نار برائے امتثال امر ادعونی می خواندہ اند فقط۔ بعدازاں چوں بفضل و عنایت او سبحانہ و تعالیٰ صحو آوردند و حق را از باطل جدا ساختند خوف ایراد بلا و مصیبت وارد شد و دعا۔ استعاذہ برائے دفع مصیبت کردہ شد بلکہ قبل درد و بلا خوف و حزن می خواندند نہ از امتثال امر فقط انتھی۔ ایں جااست کہ حضرت رسالت پناہ خاتم الرسل علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیاۃ با چندیں علو شاں دائم الفقر و متواصل الاحزان بودند و در احادیث مذکو راست کہ اگر گاہے ابر باراں و برف می آمد قبل آمدن او شاں محزوں تمام بحدے می شدند کہ آثار حزن بر و مستولی می شدند و دعا برائے دفع شرمی خواندند و بعداز نزول ابر باران رحمت حمد خواں از رفع مصیبت متفرح می شدند و ازایں جااست کہ می فرمودند از نزول وعید ہا کہ در سورہ عم وغیرہ است موئے ہائے من سفید شدند پس دیگرے راچہ رسد کہ نہایت او وراتے ایں معاملہ باشد۔

نوشتہ بودند بسبب حزن و اندوہ کہ شبے در مراسلہ یک دیگر مراسلہ توجہ غائبانہ نوشتہ بود۔ جان من ! سہ بار بطرف شما توجہ نمودہ آمد احوال شما خوب و مستحسن و اوصاف حمیدہ نبظر آمدہ شکر آں بجائے آرند و امیدوار ترقی باشند و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت صفوت مرتبت حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد انشاء اللہ تعالیٰ شمارا خواہد فہمانید۔

نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ پیر کامل مکمل مرحوم و مغفور آمدہ شبے بایں بندہ

فرموده اند کہ نھایت شما بمقام نھایت ایں جانب رسیده است۔ دیگر بار حرم آمده فرموده اند کہ نسبت ایں شخص تمام شده است انتھی۔ مخدوما صاحبان ما قدس اللہ تعالی سره الاقدس درایں وقت مستثنی بودند وواصل نقطہ نھایت النھایتہ و تجلی ذات ووصل عریاں بودند و جامع کمالات غوثیت و قطبیت و فردیت و جہاں از نور ہدایت ایشاں منور بوده اگر در زمانے یکے از ہزاراں مثال ایشاں بظہور پیوند کبریت احمر است و در غرابت حکم عنقا دارد لیکن اگر مریدے بکمالات پیر مکمل برسد، جائز است لیکن چندیں واقع بظہور آمده وازیں بشارات ہزاراں ہزار مبارک باد! وایں بشارت از استعداد تمام شما خبر می دہد لیکن مادام کہ از خواب بہ یقظہ نہ انجامد واز گوش بآغوش نرسد تسکینے نباید کرد۔

اے برادر! بے نھایت در گہے است
ہر چہ بروی می رسی، بردی مایست

لیکن بہرباب متوجہ کار خود باشند۔ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سره نوشتہ اند کہ احوال و مواجید و قطبیت و غوثیت و فردیت و امثال آں کہ در منامات و وقائع واقع شود نزد ایں اکابر معتبر نیست۔ آں چہ در بیداری از احوال و مواجید روئے دہد از آن ایں کس است۔ قطب و غوث کسے است کہ در یقظہ بایں منصب سرفراز است اگر کسے خود در خواب خود را بادشاہ بنید، بادشاہ نمی شود تا در خارج بادشاہ نباشد ۔

چوں غلام آفتا بم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ایں قدر است کہ واقع و منامات صالحہ مبشرات اند و مخبر از استعداد بسیار است کہ ایں معنی استعدادے بظہور آید و بسا است کہ در معرض نیابد جانے باید کند کہ معاملہ از قوت بفعل آید واز گوش باغوش رسد انتہی۔ استغناد فقر کارے بس بلند است محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم با چندیں علو قدر و شان بلند و مرتبہ محبوبیت نہایت فقر را نیافتہ ازیں جا است کہ دائم الفکر و متواصل الاحزان بودند و حضرت علاؤ الدین فرمودہ یعنی الخ نمی دانی کہ شاہ چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیافت فقر کل تورنج کم بر و علی الدوام در قطع مراتب نہایۃ النہایۃ و انتقال از الطفیت بالطفیت دیگر ورا بطن بابطن البطون والی ماشاء اللہ بودند و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ چنیں فرمودہ اند ہر چند بیشتر سوز و عشق و درد بیشتر پس فکر و حزن او علیہ الصلوۃ والسلام از ہر کس افزوں تر باشد ازیں بلندی وبے نہایتی فکر باید دانست بس۔

عشق را ہے نیست کہ آں را منزلے پیدا شود
ایں نہ دریائے است کہ آں را ساحلے پیدا شود
سالہا باید چو مجنوں پائے در داماں کشید
تاز دامانِ بیاباں محملے پیدا شود

دیوانگان ایں را بر جوز و مویز مانند طفلاں شاد می شوند و گوہر عمر شریف را بچند خردلہ خسیس نفروشند و براحوال و مواجید و ظہورات خود را از دست نمی دھند و تعطیل عمر را، روا ندارند بلکہ اشتغال بصفات و اسماء و شیونات و اعتبارات ذاتیت را داخل تعطیل می انگارند و نظر شاں بر سر ادقات کبریائی ذات بحت است واز نسب و اعتبارات نفوری فرماید پس باید کہ از ہمہ این وآں دست افشاں شدہ محض تجرید بر آمدہ بقوت و استعداد تمام خود و جدو جہد و جولان تمام در ذات صرف تیز ترنگراں باشند و آں جاہم قرار نیا بند ان اللہ تعالی یحب معالی الھمم تیغ لا در قتل غیر حق براند، واز احوال باطنی خود ھیچ نہ نوشتہ بودند، شایان چناں بود کہ اولاً احوالات خود را بنویسند و بطفیلی آں ہر چہ واقعات و منامات باشند و السلام علیکم و علی من اتبع الھدی کار من نیست کہ کسے را بجدال رہ نمایم بخدائے متعال۔ ہر کہ پے دے پے من بشتابد آنچہ من یافتم او ھمی یابد۔ اول ما آخر ہر منتھی، زآخر ما جیب تمنا تہی۔

مکتوب ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب مرغوب تودد و اخلاص اسلوب متضمنہ استفسار احوال باطنی خویش و حل شبہہ مسئلہ وحدت وجود و بعضے واقعات مرسلہ آں ذات ستودہ صفات بصحابت مشفقی

مکرمی محمد یار در زمان اسعد و آوان امجد چہرہ وصول بشاشت شمول برافروختہ، کیفیت آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ موجب فرحت و انبساط۔و خورمی خاطر فاطر دور افتادگان گرویدہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہاو شمارا براوج قرب خویش ترقیات بلانہایات بخشاد بالنون والصاد۔

مخدوما! ایں فقیر در خود قابلیت آں نمی دید کہ شمہ از خصائص و دقائق و حقائق محبوب حقیقی و بیچونی در معرض ظہور بر خامہ شکستہ و زبان جلوہ گر نماید لیکن طوعاً و کرھا بحسب اجابت للمسئول .بہزار انفعال انکسار بچند حروف ناہموار نا معقول جرات نمودہ اگر پسند خاطر مبارک آید بارے از نظر بگزرایند اللہ الموفق و المستعین و علیہ توکلت و الیہ انیب

بیا جامی رہا کن شرمساری

ز صاف و درد پیش آر آنچہ داری

نوشتہ بودند کہ آں چہ اوصاف عاریتی کہ متعلق بخود می دہد گاہے در مراقبہ چناں می بیند کہ ایں ہمہ اوصاف ازیں جا کندید شدہ اند و ایں صفات را ھیچ از خود نمی داند و آنچہ سمیع و بصیر و کلیم است اوست سبحانہ و تعالیٰ۔

مکرما! انسان را چناں زندگانی می باید نمود کہ خود را از جمیع مقاصد ماسوی و منتسبات کلیہ تہی و معرا یابد و اوصاف عاریتی بکلیہ ملحق و مفوض باصل او داردان اللہ

یامرکم ان تودو الامانات الی اھلھا مصداق ایں معنی است و در خود ہیچ بوے خیر د کمال نیابد و بر عدم اصل خود کہ محض شر و نقص است علی الدوام واقف باشد بلکہ نصب عین دارد و وجود و توابع وجود را چناں گم سازد کہ ازو نہ نامے ماند نہ نشانی قال المولوی

چوں بدانستی کہ ظل کیستی
فارغی گر مُردی و گر زیستی

اما دوام حالت حضور نزد اکابر ما شرط قوی است چناں چہ حضرت ایشاں جیو قد سنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس بر نگاشتہ اند:-

"حضوری کہ غیبت در قفائے آں باشد از حیز اعتبار ساقط است"

الحمدللہ کہ احوال شما بہر طوریکہ است نیک و سنجیدہ است، حق سبحانہ و تعالی بغایت متمنی رساند بمنہ وکمال کرمہ۔

نوشتہ بودند "چوں کہ امانت را درست بصاحب امانت بسپرد و خود را خالی و عدم محض یافت لاچار سمع و بصر و علم وغیرہ از اوصاف کمال حق داند و سمیع و بصیر و کلیم اور اخواہد یافت و ایں اوصاف کمال در حق انسان پدید آید الخ"

و نوشتہ بودند کہ "دریں حالت مسئلہ وحدت وجودی غالب می آید اور از حدیث شریف بی یسمع بی یبصر بی یبطش الخ نیز مسئلہ وحدت وجودی فہمد انتھی"

جان من ! اوصاف کمال حق سبحانہ در مجالی ممکنات چہ ساں پدید آید اگر ہست بطریق انعکاس و عاریت است، ممکن بے چارہ عدم محض است کہ سراسر شر و نقص است و ہر چہ خیر و کمال است راجع بحق است پس عدم صرف کہ اصلا بوئے خیر و کمال دروے راہ نیافتہ است آں راعین حق گفتن و صفات حق سبحانہ و تعالی در او اثبات نمودن چناں چہ بعضے متاخران ممکن راعین واجب است گفتہ اند و صفات و افعال آں راعین صفات و افعال او تعالی انگاشتہ اند، بغایت بعید است۔ یا رب ایشانند من ایں نیستم !

در مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی بسرہ الاقدس مرقوم است کہ !

کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی و تابعان وے می فرمایند کہ اسماء و صفات واجبی جل و علا عین ذات واجب اند تعالی و تقدس و ہم چنیں عین یک دیگر مثلاً علم و قدرت چناں چہ عین ذات اند تعالی عین یک دیگر اند نیز پس درین موطن ہیچ اسم و رسم و تعدد و تکثر نباشد و تمائز و تباین پیدا کردہ اند اجمالا و تفصیلاً، اگر تمیز اجمالی است معتبر بتعین اول است و اگر تفصیلی است تعین ثانی اول را وحدت می نامند اور آں را "حقیقت محمدیہ" می دانند دو تعین ثانی را واحدیت می نامند و حقائق سائر ممکنات می انگارند وایں حقائق ممکنات را اعیان ثابتہ می دانند داین دو تعین علمی کہ وحدت و

واحدیت اند در مرتبہ وجود اثبات می نمایند و می گویند کہ ایں اعیان بوئے از وجود نیافتہ استہمو در خارج غیراز احدیت مجردہ ھیچ موجودے نیست و ایں کثرت کہ در خارج می نماید عکس آں اعیان ثابتہ است کہ در مرات ظاہر وجود کہ جزاو در خارج موجود نیست معکس گشتہ است و وجود تخییلی پیدا کردہ انتھی

و وحدت وجود مذہب خود می گویند بلکہ ترقی ازاں ثابت نمی کنند و جائز ندارند و اشعار رنگین املاء نمودہ

ہمسایہ ہمنشیں و ہمراہ ہمہ اوست
در دلق گدا و اطلس شہ ہمہ اوست
در انجمن فقر نہاں خانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

و باز مختار مذہب مکشوف خود نوشتہ اند، آں جا کہ می نویسند صفات ثمانیہ واجب الوجود تعالی و تقدس نزد اہل حق شکر اللہ سعیھم موجود اند ناچار در خارج از ذات تعالی و تقدس متمیّز باشند بتمیزے کہ از قسم بیچونی و بیچگونگی بود۔ ہمچنیں ایں صفات از یک دیگر متمیز اند بتمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچوںؒ در مرتبہ حضرت ذات تعالی و تقدس نیز ثابت است لانہ الوسع بالوسع المجھول الکیفیۃ و تمیزے کہ فرا خور وہم و اوراک ما باشد از آں جناب مسلوب است چہ تبعیض و تجزّی در آں جا

منصور نیست بالجملہ آں چہ از صفات و اعراض ممکن است از آں جناب قدس

مساوب است لیس کمثلہ شئی ولا فی الذات ولا فی الافعال باوجود ایں تمیز

بیچونی و وسعت بے کیفیتی اسماء و صفات واجبی جل سلطانہ در خانہ علم نیز تفصیل و

تمیز پیدا کردہ اند و منعکس گشتہ است، ہر اسم و صفت متمیزہ را مقابلیت در مرتبہ عدم

و یقتضی کہ آں موطن مثلاً صفت علم را در مرتبہ عدم مقابلیت و یقتضی است کہ عدم

علم باشد کہ معبر بہ جہل است و صفت و قدرت را عجز کہ عدم قدرت باشد علی ھذا

القیاس وابستہ عدمات متقابلہ نیز در علم واجبی تعالیٰ تفصیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرا

یائے عدمات اسماء و صفات خود گشتہ اند و مجالی ظہور عکوس آنہاں شدہ اند نزد فقیر آں

عدمات باآں عکوس اسماء صفات حقائق ممکنات اند الی ان قال پس عالم عبارت از عدمات

است کہ اسماء و صفات واجبی درخانہ علم در آنہاں منعکس گشتہ و در خارج بایجاد حق

سبحانہ و تعالیٰ آں عدمات باآں عکوس بوجود ظلی موجود گشتہ پس در عالم خبث ذاتی پیدا

شد و حرارت جبلی پیدا گردید و خیر و کمال عائد بجناب قدس اوست ما اصابک من

حسنة فمن الله وما اصابک من سیئتہ فمن نفسک مونید ایں معرفت انتہی پس

ازیں تحقیق واضح باد کہ اوصاف حسنہ ہر چند کہ در انسان ظاہر اند ہمہ مستفاد و مستعار

از مرتبہ وجود اند تعالیٰ و تقدس کہ بطریق انعکاس و پرتو در مجالی ممکنات ہویدا گشتہ پس

ایں کمال را داخود خیال کردن و خویشتن را خیر و کمال دانستن و عدم جبلی خود کہ محض

شرو نفس است و فراموش نمودن خیانت در امانت است ناچار ایں امانت بصاحب امانت سپردن و خود را خالی و عدم صرف دیدن لازم بلکہ واجب و فرض عین آمدہ پس دریں صورت ہیچ کمال اوصاف در انسان معدوم الاصل پدید نیامد و شبہ وحدت وجود پیدا نہ شد، وحدت وجود وقتے صادق آید کہ تعین ثانی را کہ آں را واحدیت می گویند حقائق ممکنات گوئیم و آں حقائق را اعیان ثابتہ انگاریم و دو تعین اعنی تعین واحدیت و احدیت را در مرتبہ وجود ثابت نمودہ و در خارج غیراز احدیت مجردہ موجود نہ نمائیم و ایں اعیان را بوئے از وجود اثبات نکنیم و چوں گوئیم کہ عدمات مقابلہ کہ در علم واجبی تعالی تفضیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرایائے اسماء و صفات خود گشتہ اند و آں عکوس حقائق ممکنات شدہ اند و پرتو عکس شے عین آں شے نگردد و ایں ممکنات کہ اعدام اند محض شرارت و نقاصت دارند ہیچ مناسبت بذات و صفات و افعال حق سبحانہ و تعالی کہ محض خیر و کمال اند، ندارند و اللہ سبحانہ و تعالی عن ذلک علوا کبیرا و اللہ سبحانہ وراء الوراء ثم وراء الوراء ثم وراء الوراء لا مانہایۃ لہ۔ باید کہ بطریق انصاف و تنزہ طرفین را مطالعہ نمایند امید کہ از خدشہ خلاص شوند و آنچہ از کلمات بی یسمع بی یبصر و امثال آں وارد شدہ اند مناسبت حال فناء اخص کہ مرتب بر فناء اتم و اکمل است دارد، رواست کہ عارفی را بعداز فنا و لحوق صفات باصل صفات کاملہ از خود عطا فرمایند و متصف باوصاف اللہ نمایند۔ چناں چہ در مکاتیب غیر مرۃ وارداست۔ ازاں جا

طلب نمائید۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل، تر سیدم

کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

نوشتہ بودند کہ آں چہ گفتہ شد کہ گاہے مراقبہ چناں می بنیند مستمر نیست ازبرائے آں کہ اگر در مراقبہ فوقیت دید در الطفیت و باریکی نظر کردہ متوجہ باشند حالت مذکورہ ہیچ بنظر نمی در آید کہ دید محض در ذات صرف بیچوں می باشد اگر در لطائف سینہ متوجہ می شود حالت مذکورہ عود می کند۔

مہربان من ! ایں حالت شما خود شاہد سنجیدگی احوال و قاطع شبہات شما است زیرا کہ آں چہ نقص بترقی وحدت نظر خلل و زوال می پذیر دو بخلاف مرتبہ کمال نزد حضرات مشائخ ما ترقی از وحدت وجود کہ ناشی از مقام سکر و جمع است ثابت است بلکہ اگر غلبہ نماید ہم از ادب لب نتواند جنبانید و طالب ترقی باشد تا بمقام صحو و فرق بعد الجمع گراید واز کفر طریقت کہ عدم امتیاز بین الخالق و المخلوق است وہمہ رایکے دیدن است رستہ باسلام حقیقی کہ امتیاز بین الخالق والمخلوق است و حق را حق دانستن و ممکن را ممکن دیدن است مشرف گردد۔

در مکتوب چہل و نہم حضرت ایشاں جیو وارداست:-

اثنینیتی کہ دون اتحاد است مقام عوام کالانعام است و این

اثنینیت کہ ہزاران مزیت بر اتحاد دارد مقام انبیاء کرام است

علیہم الصلوۃ و السلام چناں چہ صحوے کہ دون سکر است حال

عوام و صحوے کہ بعد از سکراست مقام خواص بلک اخص

خواص چناں چہ اسلام کہ پیش از کفر طریقت است اسلام عوام

اہل اسلام است و اسلامے کہ بعد از کفر طریقت اسلام اخص

الخواص انتھی۔

اما الحمد للہ احوال شما خود دافع علل شما است و مبنی مظہر نقص و کمال و بتوجہ بلطائف وجود بلک سینہ خود۔ این فقیر گاہے شمارا امر نہ نمودہ و زمشرب در مذہب حضرت صاحبان ہادی طریق اندراج النھایۃ فی البدایۃ میاں صاحب جیو قدس سرہ باندازۂ فہم خود کہ قاصر است واقف تمام است ہمچنیں نفرمودہ باشند باید کہ این نوع مراقبہ را موقوف نمایند و محض متوجہ الطفیت و بیچونی و بے نھایتی باشند تا صرف بحیرت و جہل و بے درکی و نادانی گرایند۔ کار این است و غیر این ہمہ ہیچ۔ نوشتہ بودند کہ

شبسے بسبب عدم ایتان او امر و عدم اجتناب مناھی او تعالی جل شانہ کمال ندامت و شرمساری رخنہ می گردد و خود را لائق عذاب گوناگوں می دید ناگاہ القاء شد انہ جواد کریم غفور رحیم انتھی

جان من! دریں القاء بشارت اشارة بان است کہ محض خود را لائق عذاب، واز رحمت ارحم الرحمین نا امید شدن نباید بود قال علیہ الصلوة والسلام الایمان بین الخوف و الرجا متضمن بشارات عظیم است امیدوار باشند و آنچہ درباب غازی پور متوجہ اند و ملہم شدہ اند کہ "خداکیت کم تھیاھم" از مبشرات است و آنچہ در واقعہ خواب بسیار کساں بشمشیر کشتہ دیدہ اند امید کہ مثال آن نصیر خاں کر کیچ بمعہ برادری و عیال و اطفال باشد و حق سبحانہ و تعالی جمیع مسلمان و دوستان و ہمسایان شمارا در پناہ نگاہ داشت واللہ اعلو بالصواب۔ ربنا اعفر لنا ذنو بنا و اسر افنا فی امرنا و ثبت اقدامنا و انصرنا علی القوم الکافرین والسلاعلیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال است یعنی سوال مرید از مرشد کہ "مردہ بدست زندہ است اگر دفن کنندش فبہا والا گندہ می شود" و جواب است از مرشد کہ مردگان دو نوع اند یکے مردہ بموت صوری، احوال او معروف کہ موت او تعلق بہ تن دارد دوم مردہ بموت معنوی کہ عبارت از اطمینان نفس است از مرادات چوں کسے را بیماری ارادہ حق تعالی کہ سودائے سخت است می شود۔ قریبان قرب درگاہ اورا گاہ بیگاہ عیاوت می کنند و گویند لا باس طہورا یعنی آں بیماری موت پاک کنندہ دل است از خواطر کہ خلق متخیلہ

عبارت از آنست:۔

آتش عشق ار نہ سوزد نیستانی و ھم غیر
زمین دل بروید سبزہ گلزار یار

وچوں سکرات می شود کہ عبارت از سکر و غلبات عشق است قریبان مذکور تلقین کلمہ شھادت می کنند و مادام کہ دم از ھستی می زند و تحرک اختیاری می کند قریبان دست تصرف بر او نہ نھند و گویند کہ ھنوز رمقے است اگرچہ او می گوید زود:۔

رمقے پیش نہ ماندہ است ز بیمار غمت
قدمے رنجہ کن اے دوست کہ درمی گزرو!
با تومی گفتم کہ عشقت ناگھاں خواھدم
گشت از غم آنے آن غم است

پس ازیں با ور نبودت از مرا
گرھمی گفتم کہ کارم درھم است
وقت آں آمد کہ رحم آید ترا
بر دلم چودر بینم ایں وم است

وچوں از دار و گیر آرزو ھائے خاموش شد و ھیئتے موھوم را فراموش کرد آواز غیبی و صدائے لاریبی بشنود کہ یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

مرضیہ۔۔۔۔فرد:۔

بیا بیا کہ مرا آرزوئے تست آخر

نشاط من بہ تماشائے روئے تست آخر

پس او در جواب بہ تلقین قریباں گوید انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نیا ور دم از خانہ چیزے نخست

تو داری ہر چیز من، چیز تست

وچوں ملک الموت اور اسیب بھشت نماید کہ عبارت از غمبغبتہ پر تو جمال است، روح بطریق آسان می دہد۔

اگر خوا ہی بشیرین مرگ مردن

ز دوست باید زھر خور دن

پس قریبان بدست تصرف جامھائے زندگی کہ عبارت از افعال بد و عبادت ریائے است از و دور سازند وبآب کوثر کہ عبارت از محبت ذاتی است اوراازلوث دنیا وارادت اخری بشویند:۔

سوال = محبت ذاتی را آب کوثر چرا گفت؟

جواب = محبت افعالی و صفاتی کہ است چوں آں صفت و آں فعل کہ بسبب آں عاشق شدہ بود، مبدل باضداد می شود، در بنیاد محبت او فتورے می افتد و محبت ذاتی را

تغیر و تبدل نیست و ہر چہ از محبوب آید از نعمت و بلا و منع و عطا غنیمت شمرد و نعمت انگارد۔

عاشقم بر لطف و قہرش من بجد
اے عجب من عاشقم ایں ہر دو ضد

بنابر آں ایں شراب طھور کہ لم یتغیر طعمہ طعمہ است گفتہ شد و چوں در ایں وقت برھنہ بود کہ الایمان عریان از جامہ اشرف کہ لباس تقوی است کفن بپوشانند پس مردہ اگر مرد بود سہ کفن کہ عبارت از کلمہ شہادتین، و نماز روزہ ہا است و اگر زن بود دو کفن کہ عبارات از حج و صلوۃ است بد ھند و بر جنازہ رضا نھند پس در صلوۃ کہ عبارت از دعا است گونید اللھم اجعل لنا فرطا یعنی پیشوائی طالبان بعد ازاں از جائے کہ خمیر آوردہ بودند دفن کنندش یعنی باصل اسم کہ مربی او بود بہ پیوست کہ کل شئی یرجع الی اصلہ و بعد از سوم روز مردہ صوری بد بوے کند واز مردہ معنوی خوشبوئے اخلاق حمیدہ بمشام جان خاص و عام برسد و راحت کم آزاری بہمہ کس برسد کہ المسلم من سلم المسلون من لسانہ و یدہ بعد ازاں کاروائی طالبان ازو حاصل می شود کہ اذا تحیرتم می الامور فاستعینو امن اھل القبور عساکر نکتھائے از شھرستان دل بسیار روئے دادہ بودند اما در میدان تنگ کاغذ نگنجد جائے کہ کس است یک حرف بس است و خیر الکلام ماقل و دل والسلام اولا و آخراً۔

مکتوب ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذ وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ اما بعد۔ نوشتہ بودند کہ مراتب فنا۔ وبقاو سائر مقامات مثل قطبیت وغوثیت و قیومیت و امثال ذلک دوام دارند یانہ؟ وز قول شیخ عبدالرحیم گریہ علیہ الرحمہ کہ گفتہ است مصرع

سندھی ھردم حج پڑھن کعبو پسن نہ کاپڑی

دوام مفہوم می شود وز حدیث:۔

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیھا ملک مقرب ولا نبی مرسل

خلاف آں صادق می آید وجہ توفیق میاں ایں در کلامین چہ باشد؟

مکرما: نزد حضرات ماہر حضوری کہ در قفائے آں غیبت بوداز حیز اعتبار ساقط است اما چوں وجہ عدم تضاد ایں دو اقوال موقوف بر مقدمہ است کہ متضمن نشاء ہر سخن است لاجرم باوجود عدم لیاقت اجابہ للمسوٗل بچند حروف جرات نمودہ می شود امید کہ بگوش ہوش استماع فرمایند توکلت علی اللہ والیہ انیب۔

بدانند کہ شھسواران منازل و مراتب سلوک و رہ روان مدارج صعود و عروج چہ اہل

توسط چه اہل انتظار اوصول ہر مقامے از مقامات مربوط بمدد جذبات و واردات مقام فوقانی اوست و علی ھذا القیاس الترقیات الواردات فی مقامات الافعال و الصفات و الذات و جمیع المراتب و ہر مقامے سالک را بظل فوقانی تمام می شود آں را حضرات مشائخ کبار ما مقام آں شخص مقرر کردہ اند و آں مقام فوقانی کہ ھنوز بظل رسیدہ است و باصل آں پیوستہ حال آں سالک قرار و اوند و مقام را دوام شرط فرمودہ اند حال را نہ کہ معاملہ آں ھنوز وابستہ بظل است، باصل و مقام حصول حال را وصول نیز گویند پس ہر مقام کہ باشد علی تفاوت الدرجات بنظر احاد تحتانیاں حال است و نبظر احاد فوقانیاں مقام است بنظر احاد اکملاں کہ بمراحل فوق آں شتافتہ اند کالمطروح فی الطریق است و چوں ذات حق سبحانہ و تعالی و تقدس نھایت ندارد ممکنہ را چہ رسد کہ آں را بانجام رساند اگر چہ ہریکے از و اصلان ذات تعالی و تقدس است باندازما استعداد خود و بعنایات حق سبحانہ و تعالی جل شانہ الطنیات و بطنیات قطع می نمایند اما ہر نھاتیے کہ باشد بداغ نقص و چند گی متسم است کہ او سبحانہ و تعالی ازاں منزہ و مبرا است واللہ سبحانہ و تعالی عن ذالک علوأ کبیرا۔ لا جرم حضرت سید الکونین علیہ السلام باوجود کمال محبوبیت در مطالعہ غموض اسرار البطن البطون، دائم الفکر و متواصل الحزن موصوف گردید۔ بر سر اصل آئیم و گوئیم کہ چوں ایں مقدمہ را نیک تامل فرمودہ اند بدانند کہ مراد از مصرع مذکور مقام باشد کہ مدام آں را شرط است و از حدیث مراد حال است کہ مناسب مقام حضرت

سید المرسلین علی مصد رہا الصلوۃ است باشد فلا منافات بین الکلامین المذکورین۔ یا گوئیم کہ آں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را مجرّد وصول حصول میسر بودہ گویا پاک از کمال وحدۃ دریا دآں ہر دو دست می دادند پس استمزاد وقت چہ حصول و چہ وصول لازم آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا بودہ دریں صورت تو اند بود کہ مراد از وقت خاص غوطہ و محویت خاص بوقت خاص کہ حضرت عالم ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ تعبیر ازاں بنماز کہ معراج مومن است فرمودہ است چناں چہ ار حنی یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوۃ موئید ایں معنی است و در سائر اوقات بظاہر دباطن موجب حکمت الٰہی برائے تنور و ہدایت و دعوت متوجہ عالم اسباب بودہ اگر چہ اصل معاملہ آں وقت خاص ہر وقت میسر بودہ یا گوئیم کہ اشتراط دوام برائے تسلی علامت حصول مربوط بمقامات اشتباہ ظل باصل است مثل افعال و صفات و ذات و مقامات رضا و خلتہ و مثال ذلک و مقام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل در رنگ ظل ازاں دولت سرا در راہ است و ورائے فنا و بقاست و وراء وصل و انفصال است و ورائے قید و اطلاق است و ورائے کشوف و معارف است و ورائے افعال و صفات است و ورائے اسماء و شیونات است و ورائے اعتبارات و ذات است و ورائے رضا و خلتہ است ع

گر بگو یم شرح ایں، بیحد شود

مکتوب ۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیرالکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال او ضاع دعا گویان این حدود مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و صفا وقتے آں ذات ستودہ فرخندہ صفات مدام مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ شوق مواصلت گرامی از ہر چہ نویسند متزائد ہے

شرح شوقت گہ نویسد اندکے

بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

لاجرم مصدع کہ تا حصول ملاقات صوری متواتر بدو کلمہ محتوی اخبار خیر آثار خویش و جمیع خویشاں بہجت و مباہی فرمایا شند کہ ازاں مارا ہزار شادمانی است۔ والسلام

مکتوب ٦

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از عوائق دوران ناہنجار مصئون و مامون باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر آں کہ خط فرحت نمط کہ از ہر لفظش رائحہ امید بمشام جاں می افزاید در آوان مسرت تواماں عز و رود یافتہ تمام بہجت و منبسط ساخت۔ جان

من ! کوائف روئداد این جابدین نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیر انڑ وڈیرہ عزت خاں انڑ ہمہ مردم انڑ کو چیدہ رفتہ در مکان میل موضع کنبدی (کنڈی) بجن خانہائے خود راست کردہ نشستہ اند و عزم این دعا گوئے ہم ہمین کہ انشاء اللہ تعالی در ہمیں انتقال نمودہ در موضع مذکور سکونت نماید۔ لا جرم مصدع کہ در اوقات مر جوالا جابت مسئلت فرمایند کہ در آں موضع مذکور را مبارک کند و انواع جمعیت دینی و دنیوی نصیب حال احقر گردد و ہم معلوم باد کہ ہم عزم می دارم کہ دریں ایام ازیں جا کو چیدہ در موضع میل مسکن ساختہ باز بشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ بشوق زیارت حضرت مرشد السالکین و زبدۃ العارفین حضرت مرشد حقیقی خود مشرف شوم دریں باب ہم توجہ دعا فرمایند کہ بجمعیت و فیض و فرحت و سلامت ازاں سفر بالثمر مراجعت نمودہ شود والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۷

فضائل و کمالات دستگاہ مستجمع الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بفیوضات صوری و معنوی محلیٰ باد۔ بعد اسلمہ مسنونہ شوق مشحونہ وادعیہ فراواں اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال واوضاع فقراء دعا گویان ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا وقتی و ترقی درجات و حصول حاجات و نیل مرادات صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات مدام از درگاہ

مجیب الدعوات مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب محبت و اطلاعم اسلوب محتوی استدعائے مطالب دینی و دنیوی مرسول آں نور البصر در اسعد آوان پر توے وصول برا فروختہ رسیدہ چشمہائے مشتاقاں دعا گویان نور آگیں ساخت بر سید قاصد آور و نامہ از در دوست۔ گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش و بمطالعہ مضمون میمونش بہجت بے پایاں و فرحت فراواں بر افزود۔ جان من! احقر را از حصول مطالب معنوی و صوری دربارہ آں برخوردار غافل ندانند امید کہ تیر دعائے ایں خاکسار بہدف اجابت رسیدہ او تعالی آں گرامی را مشمول عنایات گرداند و ابواب عطیات فراواں مفتوح سازد آمین ثم آمین! جان من! اہم المہمات آں کہ لازم دریاد مولی تعالی مصروف فرمایند و در ہر نفسے و ہر لحظہ چناں بذکر حق اشتغال نمایند کہ از ذکر بمذکور فرو روند۔

در خداگم شو، وصال این ست بس
گم شدن گم کن، وصال این است بس

و سرمایہ سعادت ابدی و مقصود از خلقت جن و انس آں کہ ہیچ لحظہ از خدا غافل نبا شند و شب و روز مستغرق الاوقات در یاد مولی تعالی باشند و سائر مطالب دنیوی طفیلی است کہ بطفیل آں بغیر سعی سرانجام خواہند گردید من لہ المولی فلہ الکل شنیدہ باشند القلیل یدل علی الکثیر و القطرۃ ینبئی عن البحر اگر در خانہ کس است،

یک حرف بس ست۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۸

زبدۃ الخلفاء، خلاصہ اہل صفا، نور بصر، راحت روحی، فضیلت پناہ محبی میاں فیض محمد جیو ہموارہ از با مانست محفوظ و بیانست محظوظ بودہ قرین جمعیت و عافیت باشند آمین ! بعداز سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محبت واخلاص اسلوب مرسول گرامی در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں خورسند ساخت امید صادق کہ ہم برایں و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بارسال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ ایں معنی موجب ازدیاد سلسلہ محبت و داد تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۹

فاضل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ فراواں وادعیہ بیکراں مکشوف آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر ناچاکی و بے جمعیتی اہل خانہ آں گرامی تردد و وسواس و نگرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ و تعالی بفضل و کرم خویش شفا عاجل و صحت کامل نصیب شاں گرداناد ! و جمعیت و رفاھیت من کل الوجود محصل کناد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الامجاد آمین، آمین، آمین و

السلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ دو تعویذ از آیات شفا نوشتہ فرستادہ شد، امید کہ دوبار بآب تازہ شستہ بنوشانند۔ امید کہ شفائے کامل نصیب شاں گردد۔ آمین، آمین!

مکتوب ۱۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، قرۃ العیونی، میاں پیر محمد جیو مدام قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باشند آمین! بعد التحاف تحفہ تسلیمات شوق آیات واھدائے ھدایائے دعوات اجابت سمات مکشوف آں کہ حالات ایں حدود بفضل رب المعبود من جمیع الوجوہ مقرون بخیر و خوبیہا است و جمعیت و تنومندی آں نور چشمی در جمیع الاوقات مدعو و مسئول المرفوع آں کہ انشاء اللہ تعالی فردا روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کوچیدہ خواھد شد لاجرم در اوقات مرجوالاجابت در درگاہ ایزد متعال مسئلت نمایند کہ حق تعالی آں موضع میل مسکن مبارک گرداند و استقامت بر جادہ شریعت نصیب گردد و تا حصول دولت مواصلت بترسیل نامجات مشعر حالات خیریت آیات آں گرامی مبتہج و طراوت بخش وفا باشند کہ ازاں جمعیت روحانی و قلبی و قالبی تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۱

فضائل و کمالات وستگاہ، حقائق و معارف آ گاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف ضمیر راحت تصویر آں کہ مکتوب مرغوب اخلاص و تودد اسلوب محتوی حقائق خیر دقائق در اسعد از منہ در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں مسرور و مبتہج ساخت و بمطالعہ مضمون میمونش فرحت بر فرحت افزود امید کہ ہم برایں وتیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خور سندی فرما باشند کہ ایں معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دور افتادگان تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از حوادث دوراں ناہموار محفوظ بودہ بیاد حق محظوظ باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال و اوضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و صفاو قتی آں ذات ستودہ صفات مدام مدعو و مسئول المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب، اخلاص اسلوب محتوی اخبار خیرد قائق آں گرامی در اسعد از منہ رسیدہ فرحت بر فرحت افزودہ

رسید قاصد، آورد نامہ از در دوست
گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش

امید کہ تا حصول دولت دیدار فرحت آثار ہم برایں و تیرہ بار سال احوال خیر نال خویش خورسند وفا باشند کہ ایں معنی باعث از دیاد سلسلہ اتحاد تواند بود۔۔۔۔والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۱۳

فضائل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از عوائق زمان ناساز گار در کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ محفوظ و مامون بودہ مشمول فیوضات سبحانی بودہ باشند۔ آمین ! بعد نوافل تسلیمات شوق آیات و رواحل دعوات اجابت سمات مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقرا۔ ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و ترقی درجات و حصول حاجات صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات از درگاہ قاضی الحاجات مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب تودو واخلاص اسلوب مرسول آں ذات سامی رسیدہ پر توی وصول برافروختہ مبتہج و منبسط ساخت۔ چوں مشتمل بر جمعیت و عافیت آں ذات ستودہ صفات و نور بصر نوبادہ بوستان ہدایت میاں صدر الدین محمد محرک ازیاد حمد و شکر گردید امید کہ آیندہ حم برایں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خویش مع جمیع

توابع و لواحق خورسند فرما باشند کہ ہر آئینہ این معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دعا گویان تواند بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

گرچہ دو رم بیاد تو قدح می نوشم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

مکتوب ۱۴

فضائل و کمالات وستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال واوضاع فقراء دعا گویان ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت آں گرامی مدام مطلوب المرفوع آں کہ مدت است کہ از آں جناب ہیچ خبرے نرسیدہ لاجرم نگرانی است۔ امید کہ تا حصول دولت مواصلت احوال خیر فال خویش بصحابت ہیچ صادر و وار د مرحمت فرمایند کہ ایں معنی باعث تسکین خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

می خواستم کہ شرح شوق و حکایات مذکورہ را بمطولے بنگارم۔ اما بسبب ضعف وناتوانی کہ از عارضہ تپھا عارض بود نتوانستم لھذا بدیں چند کلمہ اکتفا نمودہ شد۔۔۔۔ و الباقی عند التلاقی۔

مکتوب ۱۵

فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور البصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعداز تقدیم مراتب تسلیمات بے نھایات مشھود خاطر گرامی باد چوں مجاری حالات ایں حدود بکرم ایزد متعال مستوجب حمد و شکرست و خیریت و جمعیت ایشاں مدام مطلوب ماھو المرام آں کہ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر خبر یافتن ایں جانب مرحمت فرمودہ بودند رسید باعث جمعیت خاطر گردید نور بصر من ! الحال اللہ تعالی بفضل عمیم خویش ویمن برکت دعافقرائے باب اللہ شفا کامل حاصل گردیدہ است و اثر تپ بالکلیہ مندفع گردیدہ است ازیں معنی خاطر خود مطمئن دارند و تشریف آوری بایں صوب از سبب ضعیفی خویش ہرگز ہرگز روا نداشتہ بخاطر جمع در وظائف دعا گوئے در مکان خویش مشغول باشنداز شنید خبر ولاحق شدن اثرے تپ و اطلاق شکم آں برخوردار تمام وسواس و ترددا ست امید کہ اللہ تعالی ایشاں را شفا کامل عاجل نصیب خواہد کرد۔ زیادہ و السلام علیکم۔۔۔ و آمدن ایں جانب در مسجد از سبب ضعف و نا توانی نبود دیگر بالکلیہ خیریت واز جمیع محرکہ خورد و کلاں اسلمہ مسنونہ معروض باد!

مکتوب ۱۶

در خدمت سراسر سعادت، فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، میاں

پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد اسلمہ وافیہ شوق مشحونہ وادعیہ زکیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان این حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکراست و جمعیت و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات از درگاہ مجیب الدعوات مدعو و مسئول انہ قریب مجیب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب شوق واخلاص اسلوب مرسول گرامی پے در پے رسید و مطالعہ مضمون میمونش قرۃ العیون حاصل گردید

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست
کہ گشت دیدہ منور ز صورت رقمش....

امید واثق کہ تا حصول دولت مواصلت ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب بہجت و مسرور وفا باشند کہ ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقاں تواند بود.... والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ ایں ھیچمداں و فرزند محمد صالح را در اوقات صالحات بدعوات صالحات یاد فرما باشند امید کہ درباب رزق و روزی ھیچ غلم و وسوسہ در خاطر نیارند انشاءاللہ تعالی بتدریج مترقی خواھد شد.... والسلام۔

مکتوب ۱۷

برادر مہربان، عزیز از جان میاں ملا محمد احسن و ملا محمد عارف جیو مدام محفوظ و

ماہون باشند بعد از سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ آنچہ نوشتہ بودند کہ معلوم نیست کہ در کار نسبت شادی ما راضی ہستند یا نہ؟ برادر من ! ایں چہ حکایت است۔ فضیلت پناہ برخوردار میاں پیر محمد جان ماست و نور چشم ماست۔ برخودار میاں پیر محمد را از فرزندم محمد صالح بالاتر و زیادہ تر دوست می داریم۔ آں چہ نسبت شادی بہ برخوردارم پیر محمد نمودند آں ہمہ احسان و منت برایں فقیر نمودند و در آدمیان مایان شب و روز ازیں معنی شادی و خوارمی است۔ حق سبحانہ و تعالی آں برادر را میاں پیر محمد را ایں قدر تعظیم دادند۔ دریں زمانہ اخیر کسے نیست کہ مسکیناں را دوست وارد، ہمہ مردم بر فلوس می میرند، زہے سعادت است کہ شما بطرف دنیا ہیچ ندیدہ، نام خدا را پیش نمودہ---- جزاکم اللہ خیرا۔ والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ آں چہ زمین شما کہ در مکان میل می باشد قدرے ازاں سید میر محمد بقا شاہ آباد کردہ است و قدرے ازاں مردم معار فجہ کوریچہ آباد ساختہ اند و بعضے مردم دراں زمین شما دعوی ملکیت می کنند، لاجرم لازم کہ کسے از شما آمدہ آں زمین خود را خلاص کردہ برود---- والسلام۔

مکتوب ۱۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از حوادث دوراں مصوّن بودہ مدام بیاد مولی تعالی محظوظ باشند آمین ! بعد اسلمہ فراواں و ادعیہ بیکراں

مکشوف آں کہ خط فرحت نمط مرسول آں گرامی رسید باعث دعاگوئی گردید۔ او تعالی جل شانہ فرزند صالح معمر روزی گرداناد ! وامید کہ براے ناچاکی اہل خانہ قدرے پوست حلیلہ کلاں و پوست بلیلہ و آملہ ہرسہ مساوی کوفتہ بیختہ و مساوی ہمہ شکر یاد کردہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف ازاں بخورند امید کہ تندرستی خواہد بود واحقر را دعاگوئے صمیمی تصوریدہ مدام نویسان حالات باشند کہ باعث اطمینان تواند بود۔۔۔۔
والسلام والاکرام

مکرر آں کہ در حویلی احقر ہمہ مردم عارضہ تپ می شود، دعا فرمایند کہ ہمہ وجوہ عافیت و تندرستی شود۔

مکرر آں کہ اہلیہ زبدۃ الاقران میاں متل آمدہ است کہ مرض سرفہ خشک عارض ست چوں از دواہا منتفع نہ شدہ پس براے دعا خواستن میاں شہاب الدین و فتو و فیض محمد واہلیہ میاں جیل را ہموارہ کردہ سوم روز است کہ دریں جا است دعائے تھدی نمایند کہ اوشاں را ہم حق تعالی شفا کامل نصیب گرداند۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۹

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد مولی تعالی محظوظ باشند آمین ! بعد سلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ حالات ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و عافیت و جمعیت و

ترقی درجات و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مدام مطلوب المرفوع آں کہ برائے رسیدن احوال و اوضاع و اخبار خیر فال آں جناب روز بروز انتظار و نگرانی ست لاجرم مصدع کہ تبرسیل و ترقیم احوال خیر فال خویش بصحابت کسے صادر و وارد مرحمت فرما باشند کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث طمانیت خاطر فاتر دعا گویان تواند بود۔ والسلام والاکرام

مکتوب ۲۰

فضائل و فواضل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بباتست محظوظ و از نا باتست محفوظ بودہ مدام بیاد حق تعالی مشغول باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و تاسیس قواعد ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آں کہ احوال و اوضاع دعا گویان ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و عافیت و صفا وقتی و ترقی درجات آں ذات گرامی مدعو و مسئول المرفوع آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر عارضہ تپ بہ نسبت سامی و سائر مردم اہل حویلی جمیع مردم خورد و کلاں وسواس و تردد و اضطراب تمام گردید حق سبحانہ و تعالی شفا عاجل و جمعیت کامل نصیب حال گرداناد بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد۔ جان من ! تا وصول اخبار صحت و عافیت آں گرامی ہمہ مردم اقربا بہ ایں حدود را انتظار و نگرانی بداں صوب می باشد۔ لاجرم لازم کہ بدست کسے صادر و وارد خبر خیر و عافیت آں جناب ارسال فرما

باشند کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث اطمینان قلب و سرور تواند بود.... والسلام

مکرر آں کہ دیروز شب شنبہ در خانہ میاں عبدالستار فرزند تولد شدہ است و دعا کنند کہ آں را حق تعالی دراز عمر دارد۔

مکرر آں کہ بعضے مردم اہل حویلی را عارضہ تپ عارض است دعا فرمایند کہ شفا عاجل شود و از نیاز مند دعا گوئے برخوردار محمد صالح استدعا اولاً والسلام۔ ثانیا معروض باد!

مکتوب ۲۱

در خدمت سراسر سعادت، مجموعہ خوبیہائے بیکراں، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ آمین! بعد سلام خیرا لکلام سنت حضرت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب تودو و محبت اسلوب مرسول گرامی در اسعد از منہ رسیدہ پرتوئے وصول برا فروختہ بمجرد وصول صحیفہ کریمہ فرحت بر فرحت افزودہ دعا گویان مشتاقان نور آگیں گردید۔

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست
کہ گشت دیدہ منور ز صورت رقمش

آں چہ حدیث شوق و شغف محبت کہ نوشتہ بودند حق سبحانہ و تعالی تائزہ ایں

محبت و شوق را روز بروز مشتعل و مضاعف گرداند کہ فناء ہستئ موہوم و محو در تجلیات صفات و ذات بدون استیلاء محبت ہیچ گونہ متصور نہ

در عشق باش مست کہ عشق ست ہرچہ ہست
بے کاروبار عشق دریں دار کار نیست
تسبیح شیخ گرچہ بے غلغلہ نمود
جز آہ رند مست حجب نور یار نیست

جان من ! اگرچہ صحبت و ہم نشینی با فقراء کبریت احمر و کیمیائے اعظم است، خوش گفت آں کہ گفت ؎

مصلحت دید من آن ست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و سر طرہ یارے گیرند

اما لازم کہ حصول دولت مواصلت معنوی از کشاکش جذبات محبت در اشتغال بحق تعالی بہ چیزے دیگر مجوز نباشند کہ اویس وار غائبانہ مشمول ترقی درجات و تواتر ورود واردات سبحانی باشند و تا حصول دولت ملاقات صوری، ہم بریں و تیرہ بارسال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرماباشند کہ ایں معنی باعث از دیاد محبت و وداد تواند بود۔۔۔ والسلام از جمیع اقربا و حضار مجلس سلام بشوق موصول باد۔ از قلت کاغذ تفصیل اسامی نمودہ نہ شد آگاہ باد!

مکتوب ۲۲

فضائل وکمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ انجام کار شادی برخوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است امید کہ مہربانی کردہ بہ تاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقراء آں جائے را کہ وابستگان ایں دعا گو است ہمراہ آرند۔

مکتوب ۲۳

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد سلام مشحوں بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال و اوضاع مردم ایں جا ہمہ بخیرو عافیت است انشاء اللہ تعالی پس فردا روز دو شنبہ برائے تعزیت مغفور الرحمہ میاں وڈیرہ محمد جیو روانہ آں صوب خواہیم گردید۔ محبی میاں وڈیرہ شاہ محمد و عزیزان اور اہم ایں معنی اعلام نمایند

والسلام

دیگر آں کہ از ناگاہ شنیدن خبر کلفت اثر مرضیہ اہل خانہ آں گرامی ہمہ مردم ایں جائے را تمام وسواس واندوہ گردیدہ پس بعد شنیدن خبر صحت و شفا آں ہا ہزاراں حمد و

شکر خدائے خواندہ شد امید کہ محفوظ باشند۔

مکتوب ۲۴

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ دبیاد حق محظوظ باشند آمین ! بعد سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ بعد مضی ماہ مبارک رمضان عزم زیارت مرشد السالکین قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کہ بزیارت مزار مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔۔۔ والسلام

مکتوب ۲۵

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ، بعد اسلمہ فراواں و ادعیہ بیکراں مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعا گویان ایں حدود مع جمیع توابع ولواحق مستوجب محامد لاتعداد ولا تحصی است و خیر د جمعیت و عافیت و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات شب و روز مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ بشب و روز برائے استخبار احوال و اوضاع آں ذات سامی بداں صوب نگرانی ست لاجرم مصدع آں کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بار سال حقائق خیر دقائق خویش مع جمیع توابع و لواحق و بار سال خبر خیریت و خوشحالی نوبادۂ بوستان ہدایت نور بصر معمر

میاں صدر الدین جیو طول اللہ عمرہ و عافاہ من جمیع العاحات والآفات مسرور و متمتع وفا باشند۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۶

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد ہم قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باد آمین ! بعد تقدیم مراتب تسلیم و تعظیم و تکریم مکشوف آں کہ چشم انتظار مدام بداں صوب نگراں است لازم کہ تا حصول دولت مواصلت بد و کلمہ محتوی حقائق خیزد فائق پے در پے مرحمت فرما باشند ک ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۷

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد اسلمہ مسنونہ لاتعد ولا تحصی مکشوف آں کہ محبی نور چشمی میاں عبدالجلیل برائے تفحص و جستجوئے مادہ گا۔ خود در خدمت می رسد امید کہ بامشار الیہ رفاقت کماحقہ نمایند، اگر از جائے پیدا شود بہر حکمت گیرایندہ حوالہ او نمایند۔ والسلام

مکتوب ۲۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد بحلیہ فیوضات صوری

و معنوی محلی باد! بعد اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیہ صالحہ اجابت مقرون مکشوف آں کہ مجاری حالات ایں دعاگویان موجب مزید حمد و شکر و جمعیت و عافیت و صفاو قتی و ترقی درجات و نیل مقاصد صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات مدام مطلوب المرفوع آں کہ احبا کہ ایں احقر را دعاگوئے صمیمی تصوریدہ دربارۂ ایں مسکین بے تسکین در اوقات مرجو الاجابات بدعوات صالحات در درگاہ مجیب الدعوات مسئلت فرما باشند کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث افتخار تواند بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

مکرر فضائل دستگاہ برخوردار میاں محمد صالح و میاں عبدالحکیم برکار شادی سیادت پناہ میاں سید نظر علی رخصت گرفتہ بودند آنھا را دھم روز است کہ نیامدہ اند، دربارہ ایشاں ھم دعا کنند کہ بخیریت بیائید۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۲۹

نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعافیت باشند بعد اسلمہ فراواں آں کہ بعد شنیدن خبر کلفت اثر اہلیہ آں گرامی ھمہ مردم حویلی مایاں را اندوہ و افسوس و تحسر و نگرانی بغایت ست لھذا آدمی براے خبر خوشحالی و شفا کامل فرستادہ شد امید کہ خبر خوشحالی و شفا عاجل و کامل بیارد آمین یارب العالمین۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد سلام خیرا الکلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا وقتی آں گرامی مدام مطلوب المرفوع آں کہ امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بد و کلمہ مخبر خیر و عافیت آں جناب مسرور و متبہج فرما باشند کہ ہر آئینہ باعث اطمینان خاطر فاتر خواہد بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۳۱

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی استخبار روئداد ایں حدود مرسول آں گرامی رسید۔ جان من! روئداد ایں جائے بریں منوال کہ سیادت پناہ شاہ صاحب میاں سید علی اکبر عارب نام مردے نزد خود طلبیدہ اورا ہمراہ ساختہ با قبائل عزم کوچیدہ رفتن در اندرون جبال می کرد پس پروانہ بنام سیّد مذکور بایں مضمون آمد کہ " گھر مل وکیل یک لک روپیہ وزیر را رشوت دادہ، اورا ہمراہ ساختہ بادشاہ مد ظلہ، را بیست و چہار لک روپیہ دادنی نمودہ اور ا از آمدن بر سندھ موقوف نمودند و شما در خانہ خود

نشستہ باشند کوچیدن موقوف سازند و نصف ازاں جملہ مبلغ دریں سال جائز و مقرر کردند و نصف دیگر در سال آیندہ" این است مضمون پروانہ کہ بنام شاہ صاحب سید علی اکبر نوشتہ بودند وھم بتاریخ سوم ایں ماہ در ایں جا هیبت بنوعے بود کہ بمعر بہادر خاں سلطان نام کہ بٹائی دار ایں دیھات بود شباشب بٹائی گزاشتہ رفتند و کاردار او ھم خرمن ہا بٹائی دار گزاشتہ اند۔ بعد سہ روز چوں از حیدر آباد ایں خبر خیریت شنیدہ اند پس بٹائی دار ھم باز آمدہ با جمعیت بٹائی می کنند کاردار ہم باز آمدہ بر خرمن ہا نشستہ اند آگاہ باد۔ امید کہ حق سبحانہ و تعالی بمحض فضل عمیم خویش عاقبت خیر خوبی خواہد کرد آمین ثم آمین ثم آمین۔

مکتوب ۳۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد جیوا زماسوی محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب بدیع الاسلوب کہ نکاۃ و دقائق آں چوں عکس انجم در آب زلال بود پر توی وروداند اختہ نشاط افزا مسرت سرائے خاطر گردید و بمضمون میمون مشحونش دماغ جان و جناں معطر و مملو گردید امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری ہم بریں و تیرہ بار سال خیر دقائق مسرور و مبتہج فرماباشند۔ جان من ! نسخہ شرح ملا جامی کہ نزد احقر است پنج شخص کافیہ خواناں بر آں مطالعہ می کنند اگر از آنہا کشیدہ فر

ستادہ می شود تمام رنج می شوند و نسخہ شرح ملا کہ نزد حاجی مراد است آں را ہم جائے دیگر

بردند لاجرم نفر ستادہ پس دیگر نسخہ شرح ملا نزد محبی میاں محمد ابوالحسن کہ در آں صدود می

باشد امید کہ اورا ازیں جانب پیغام رسانیدہ از مذکور بگیرند۔ اگر فرضاً نہ دہد پس اعلام

کنند کہ بالمشافہ از و گرفتہ شود۔۔۔۔ والسلام

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است و در خانہ میاں امام

الدین و در خانہ میاں عبدالحکیم فرزند زائیدہ ست و نام او میاں محمد علی نہادند۔ آگاہ باد۔

مکتوب ۳۳

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق

محظوظ باشند۔ آمین ! بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی

فروخت جمیع غلہ گندم بوساطت وڈیرہ شاہ محمد بر میعاد فصل ربیع در خرمن ہا در اسعد

ازمنہ رسید باعث رضامندی گردید ہمہ خوب کردند، جزاکم اللہ خیراً والسلام۔

مکتوب ۳۴

در خدمت صداقت و شرافت پناہ بعد اسلمہ مسنون وادعیہ شوق مشحون مشہود

خاطر گرامی باد چوں محبی مشفقی کیریہ نام از برائے خریدن قدرے غلہ بآں طرف می

آید لھذا مصدع کہ مہربانی نمودہ غلہ مذکور باکفایت و پیمانہ پورہ خرید کنانیدہ حوالش

نمائید واز اجارہ وغیرہ تکالیف باوشاں رفاقت نمودہ معاف کنانیدہ بدھند کہ شکر گزار بودہ باشد۔۔۔

مکتوب ۳۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد از ماسوای محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب اتحاد و اخلاص اسلوب در اسعد از منہ رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں مطمئن ساخت و بمطالع مضمون میموش مسرت و طراوت تمام روتداد۔ للہ الحمد کہ در ہر طرف خیریت ہا ابست و امید واثق کہ آئندہ نیز ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرماباشند کہ ازاں ماراہزاراں شادمانی ست

همہ شب در ایں امیدم کہ نسیم صبح گاہی
پیام آشنایان بنوازد آشنا را

جھنجاڈیج جھار منھنجاونجی مارُئی

گرچہ دوریم زیادث قدح می نوشیم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

السلام علیکم طبتم و اللہ معکم اینما کنتم۔۔۔از حاضران قت میاں اسمعیل ومتل و عبدالحکیم و برخوردار محمد صالح و جمیع جماعت سلام باشوق تمام موصول باد!

مکتوب ۳۶

زبدۃ الاقران، مفتخر الاخوان، مصدر الحسنات، نور بصر، راحت روحی میاں متل جیو از حوادث دوران ناہموارہ کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ مامون مصئون بودہ بیاد مولیٰ تعالیٰ محظوظ باشند آمین ! بعد اسلمہ سنیہ و تحیہ زاکیہ شوق مشحونہ وادعیہ مرضیہ اجابت مقرونہ مکشوف آنکہ آرندہ نام محب قدیم جہتہ فقر رنگریز بدو کلمہ سفارش بنام آں گرامی مستدعی گردیدہ لاجرم مصدع کہ نام بردہ در کاروبار دنیوی .بہرحال بخود سپردہ دانند کہ در سایہ شفقت و مرحمت آں ذات ستودہ صفات آسودہ حال و فارغ البال بود در کار پیشہ خود مشغول بودہ شکر گزار و ثنا خواں بود کہ ہر آئینہ ایں معنی موجب اجر عظیم و ثواب جزیل تواند بود، زیادہ بجز وظائف دعا گوئی نرفت۔۔۔

والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۳۷

صداقت و شرافت دستگاہ زبدۃ الاقران وڈیرہ شاہ محمد بعد از سلام سنت اسلام مشہود آں کہ محبی خادم فقیر برائے خریدن قدرے برنج خود تاں طرف می آید لھذا مصدع کہ مہربانی نمودہ برنج مذکور باکفایت و پیمانہ پختہ خرید کنانیدہ حوالہ فقیر مذکور نمایند کہ ازیں معنی شکر گزار بودہ باشد، زیادہ چہ تصدیع دہد حق تعالیٰ۔

مکتوب ۳۸

ذات خجستہ صفات، منبع الفیوضات، مجموعہ محاسن اخلاص میاں پیر محمد جیو ہمیشہ ماتحب و ترضی موفق داشتہ کامیاب دارین دارد، بعد تحیہ مسنون بشوق مشحون آں کہ عنایت نامہ گرامی متضمن تبلیغ تحفہ تسلیمات از طرف فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و معارف آگاہ زبدۂ احباء فی اللہ مولوی صاحب جیو بود رسید ترقب کہ از روئے توجہات ہر وقت کہ اتفاق تحریر بداں جانب واقع گردد ازیں جانب نیز ہم ہدیہ سلام بشوق تمام و تحفہ دعوات مرقوم فرمایند۔۔۔ و السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ کالج

سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۱۹۷۸ء۔

اور سب پھولوں کے ساتھ مرجھاؤ